فاضل نوجوان مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، لاہور

میدانِ تحریر و تدریس کے شاہسوار حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری بن مولانا اللہ دتہ بن نواز بخش ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۴ء میں بمقام مرزا پور ضلع ہوشیار پور پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد ایک متقی اور پابند شریعت بزرگ ہیں۔ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اولیاء کرام سے محبت ان کے افعال اور اعمال میں نمایاں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت اسی نہج پر فرمائی ہے، چنانچہ ان کی دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے آراستہ کیا جن کی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے۔

قیامِ پاکستان کے وقت آپ کا خاندان ہجرت کر کے لاہور پہنچا۔ آپ کے والد ماجد مستقل طور پر یہیں مقیم ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً چار سال کے لگ بھگ تھی۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم لاہور میں حاصل کی اور پھر علوم اسلامیہ کی تعلیم کے لیے آپ کو والد ماجد نے جامعہ رضویہ فیصل آباد داخل کرا دیا، جہاں آپ نے حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد سردار احمد رحمہ اللہ کی نگرانی میں درس نظامی کا نصاب شروع کیا۔ خود ان سے بھی منطق کا ابتدائی رسالہ صغریٰ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

فیصل آباد میں آپ نے مولانا حافظ احسان الحق، سید منصور شاہ، مولانا حاجی محمد حنیف، مولانا حاجی محمد امین اور مولانا محمد عبد اللہ جھنگوی رحمہ اللہ (م ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

۲۹ جمادی الاولیٰ/۲ جنوری (۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء) کو آپ سیال شریف پہنچے اور وہاں

حضرت مولانا صوفی حامد علی رحمہ اللہ (م ۱۹ رجب المرجب، ۱۶ جولائی ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) مہتمم مدرسہ نعمانیہ رضویہ لتیہ (مظفر گڑھ) سے نحو میر پڑھی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی حال شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے بھی کچھ اسباق پڑھے۔

متوسط کتب کی تعلیم کے لیے آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مولانا غلام رسول حال شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمی استفادہ کیا۔ اس دار العلوم میں اگرچہ آپ نے مولانا نور محمد، مولانا شمس الزماں، مولانا محمد ایوب اور مولانا غلام مصطفےٰ سے بھی چند کتابیں پڑھیں، لیکن اکثر و بیشتر کتب کی تعلیم حضرت مولانا غلام رسول اور حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہل سنت پاکستان) سے حاصل کی۔

بعد ازاں آخری کتب پڑھنے کے لیے مولانا شرف قادری، بندیال میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عطا محمد (بندیالوی) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہاں آپ نے تقریباً ہر فن میں استفادہ کیا۔ نحو میں عبد الغفور و تکملہ، بلاغت میں مختصر المعانی و مطوّل، منطق میں ملا جلال، رسالہ قطبیہ، قاضی اور حمد اللہ، فلسفہ میں میبذی، صدرا اور شمس بازغہ، علم ہیئت میں تصریح، ہندسہ میں اقلیدس، فقہ میں ہدایہ مکمل، اصول فقہ میں حسامی و مسلم الثبوت، حدیث میں مشکوٰۃ و ترمذی اور تفسیر میں بیضاوی پڑھی۔ اس کے علاوہ بعض کتب کا سماع بھی کیا جن میں بدیع المیزان، مرقاۃ، قال اقول، شرح تہذیب، قطبی مع میر، ملا حسن اور رشیدیہ شامل ہیں۔

علامہ شرف قادری نے تدریسی زندگی کا آغاز ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے کیا۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی نے انہیں جامعہ نظامیہ رضویہ میں بُلا لیا۔ جہاں انہوں نے ۱۹۶۷ء تک تدریسی فرائض سر انجام دیے۔

۱۹۶۸ء میں پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد طیب الرحمان چھوہروی، آپ کو حضرت

مفتی صاحب کی اجازت سے دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور لے گئے، جہاں آپ نے صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے چار سال تک کام کیا۔

دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال کے منتظمین کی دعوت اور شدید اصرار پر چکوال آگئے۔ یہاں دو سال تک فرائض تدریس انجام دیے۔

۱۹۷۳ء میں آپ لاہور آئے اور دوبارہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں صدر مدرس اور استاذ الحدیث مقرر ہوئے۔

ہری پور میں قیام کے دوران آپ نے وہاں کے بکھرے ہوئے سنی علماء کو جمع کیا اور جمعیت علماء سرحد، پاکستان کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ آپ ہی کو جمعیت کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا اور دیگر تبلیغی امور کے علاوہ پہلی مرتبہ آپ کی قیادت میں ہری پور کے سنیوں نے امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے یوم رضا منایا۔

چکوال میں بھی آپ نے نوجوان اور فعّال کارکنوں کو اکٹھا کر کے جماعت اہل سنت قائم کی اور وہاں کے لوگوں میں سنیت اور رضویت کی روح پھونک دی اور بڑی دھوم دھام سے یوم رضا منایا گیا۔

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ہری پور قیام کے دوران اپنی اشاعتی زندگی کا باضابطہ طور پر آغاز کیا۔ نیز مکتبہ رضویہ لاہور قائم کر کے آپ نے حاشیہ مولانا احمد حسن بر حمداللہ، اقامۃ القیامہ، ایذان الاجر، الکافی، شرح ایساغوجی، نام حق مع حاشیہ فضل حق شرح کریما اور سیف الجبار ایسے مفید رسائل، شروح اور حواشی شائع کیے۔

جمعیت علماء پاکستان (سرحد) کی طرف سے فضائل اذکار، الحجۃ الفاتحہ، بذل الجوائز نور الانوار، یاد اعلیٰ حضرت، شرح الحقوق، مسائل اہل سنت، عقد الجید اور ذکر بالجہر ایسی عقائد اہل سنت پر مشتمل کتابیں شائع کیں۔

تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے آپ نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ میں حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی، مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری اور مولانا الحاج محمد جعفر ضیائی کے تعاون سے مکتبہ قادریہ قائم کیا۔

قلیل عرصہ میں مکتبہ قادریہ لاہور کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب شائع ہوئیں:

۱- النیرۃ الوضیہ ، امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ
۲- ہمارا اسلام (پانچ حصے) مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی
۳- باغی ہندوستان ، مولانا عبد الشاہد شروانی
۴- تاریخ تناولیاں (سو سالہ پرانی تاریخ)
۵ کوثر الخیرات ، مولانا محمد اشرف سیالوی
۶- تذکرۃ المحدثین ، مولانا غلام رسول سعیدی
۷- مقام سنت ، مولانا محمد مشتاق احمد چشتی
۸- محمدؐ نورٌ ، مولانا محمد منشا تابش قصوری
۹- اغثنی یا رسول اللہ ، ״ ״ ״
۱۰- ذکر بالجہر (ہر دو حصے) مولانا غلام رسول سعیدی، ۱۱- المبین (مولانا سید سلیمان اشرف

مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری جہاں تدریسی و تقریری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ نے فن تحریر کا بھی ملکہ ودیعت فرمایا ہے؛ چنانچہ مختلف رسائل و جرائد میں آپ کے تحقیقی مضامین اس بات پر شاہد عدل ہیں۔

الحدیقۃ الندیہ، حاشیہ امام فضل حق خیر آبادی، دو اہم فتوے، سیف الجبار اور باغی ہندوستان پر نہایت تحقیقی اور مبسوط مقدمے آپ کی تحریری خوبیوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ آپ نے تدریس کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرمائیں: